وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ

الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ جسمیں سچے محمدیوں سُنّیوں کے صحیح عقائد منظوم ہیں

بنام تاریخی مشعر سن آغاز و انجام

عقاید نامۂ منظومہ

۱۳۲۲ھ

از تالیف لطیف اخی المعظم مولوی قاری حافظ شاہ رشیدہ غلام محی الدین فقیرِ عالم علیہ رحمۃ ربہ الاکرم قادری برکاتی آل احمدی مارہری خلاصۂ خاندان عالیہ برکاتیہ - باہتمام برادر مصنف محمد میاں قادری عفی عنہ

باہتمام محمد آغا جان پرنٹر

وکٹوریا پریس بدایوں میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرے حمد خالق کی اپنے بیاں ۔ زبانِ بشر میں یہ طاقت کہاں
یہ مخلوق احقر فقیر و ذلیل ۔ وہ خالق قوی و غنی و جمیل
وجود اُس کا واجب ہی اے باخبر ۔ ہی قدرت سے اُس کی وجودِ بشر
ہمیشہ سے ہی اور رہے گا ہمیش ۔ پیے کچھ نہ کھائے نہ کم ہو نہ بیش
نہیں ہی کوئی اُس پہ پوشیدہ حال ۔ نہیں بادشاہت کو اُس کی زوال
نہیں غیب داں کوئی اُس کے سوا ۔ مگر جن کو ہے علم اُس نے دیا
صفات اُس کی سے اک صفت ہی حیات ۔ ہوئی ممتنع جس کے اوپر ممات
خدا کی جو ہیں ذاتیہ سب صفات ۔ نہیں عین ذات اور نہیں غیر ذات
وہ سنتا ہی اور دیکھتا ہے سبھی ۔ ضرورت نہیں اُس کو آلات کی
وہ ہے بولتا اور کرتا کلام ۔ نہیں حرف اور صوت کا اُس میں نام
نہ لب اور دنداں نہ اُس کے زباں ۔ نہ تقدیم و تاخیر کا دخل واں
کلامِ خدا نفسی ہی اسکو جان ۔ اور اُس کے قدم کو بھی تو دل سے مان
زبانِ عرب میں جو قرآن ہے ۔ یقینی خدا کا وہ فرمان ہے
نہ مخلوق کی ہی وہ تالیف سے ۔ وہ بیشک ہی خالق کی تصنیف سے

ہے اُس کے قدم میں مگر اختلاف ۔ فتاوے عقائد کے کہتے ہیں صاف
خدا کی ہے قدرت میں وسعت بڑی ۔ ضرورت سے آلات کے ہے بری
نہ علّت کو دخل اُس کے افعال میں ۔ غرض سے مبرّا ہے ہر حال میں
ہے حکمت پہ افعال حق کا مدار ۔ نہیں خالی حکمت سے مالک کے کار
نہ جسم اور اجزا کا اُس میں وجود ۔ یہ مخلوق نابود اور وہ ہے بود
نہ قدرت ہے موقوف انسان پر ۔ ہے قبضہ میں قدرت کے سنگ و شجر
کریں یاد اُس کی شجر اور حجر ۔ رہیں سجدہ میں اُس کے شمس و قمر
جو آیات ہیں دال اس امر پر ۔ مراد اُن سے ظاہر ہے باور تو کر
نہ تاویل کا قصد خاطر میں لا ۔ نہ اپنی طرف سے معانی ملا
ہیں قدرت میں خالق کی سب ممکنات ۔ ہے قبضہ میں اُس کے یہ سب کائنات
وہ خارج میں بالفعل موجود ہوں ۔ نہ موجود ہوں بلکہ مفقود ہوں
بشر کی وہ قدرت سے ہوں یا نہوں ۔ وہ انساں کی ہمت سے ہوں یا نہوں
وہ داخل ہیں قدرت میں قادر کے سب ۔ وہ اک دم میں ہوویں نہیں کچھ عجب
محالات ذاتیہ داخل نہیں ۔ ہوں مقدور خود اُس کے قابل نہیں
وہ تاثیر قدرت کے شایاں نہیں ۔ ہوں خارج تو قدرت کا نقصاں نہیں
ہیں قدرت سے خارج خدا کی صفات ۔ اسی طرح خارج ہے بے شبہ ذات
خدا کے نہ جورو نہ بھائی بہن ۔ نہ اعضا ہیں اُس کے نہ روح اور نہ تن

ہیں عیبوں سے ذات اُس کی بالکل بری / بھلائی سے خوبی سے یکسر بھری
نہ ممکن ہے مثل اُس کا ہرگز کوئی / نہ ممکن ہے کذب اُس میں ہرگز کبھی
نہیں مثل اُس کے کوئی دوسرا / یہ مخلوق اُس کے ہیں ارض و سما
صفات اُس کی سے ایک تکوین ہے / جہاں میں یہ سب جس کی تلوین ہے
وہی وہ جہاں میں رکھے اختیار / اُسی پہ ہی خلقت کا دار و مدار
ارادے سے اُس کے یہ سب کام ہوں / رضائے خدا سے سب انجام ہوں
خدائی میں اُس کا نہیں ہے شریک / لقب اُس کا ہی وحدہٗ لاشریک
کسی کا نہ جبر اُس کے اوپر چلے / کسی کا نہ امر اُس کے اوپر چلے
وہ خود اپنی مرضی سے کرتا ہے کام / کسی کا وہ تابع نہیں لا کلام
نہ واجب ہے اُس پر عذاب و عقاب / جو چاہے کرے اُس کو وہ بے حساب
کسی آنکھ کو یہ نہیں ہے مجال / کہ دنیا میں دیکھے خدا کا جمال
یہاں تک کہ محروم ہیں اولیا / مگر انبیا کو یہ رتبہ ملا
خدا نے یہ کی اُن کو دولت نصیب / ہوئی بعض کو اُن میں رویت نصیب
سمجھ میں نہیں آسکی جیسے ذات / نہ ایسی ہی آئیں سمجھ میں صفات
بہرحال یہ سب صفاتِ خدا / نہ سلب اُس سے ہوئیں نہ ہوئیں جدا
نہ وقت اُس پہ گزرے نہ گھیریں جہات / اسی قول میں ہی ہماری نجات
مطیع اُس کے پائیں گے دار السلام / مخالف کا دوزخ ہے جائے قیام

حسن کا جو یہ شعر ہے برملا
بہت ہی بجا ہی بہت ہی بجا

جسے چاہے جنت میں وہ دے مقام
جسے چاہے دوزخ میں رکھے مدام

جسے دیگا باغِ جناں میں وہ جا
وہ دیکھے گا دیدار ربِّ علا

بچشم بصر دیکھیں گے مومنیں
نہ دیکھیں گے وہ جن کو ایماں نہیں

ہی یہ بھی خدا کا جہاں پر کرم
ہدایت کو بھیجے نبی باحشم

وہ وقتاً فوقتاً جو آتے رہے
زمانہ کی حالت بناتے رہے

ہوا جب یہ منظور ربّ کریم
کہ عالم میں پھیلائے دین قویم

محمد کو محبوب اپنا کیا
رسالت کا تمغہ بھی اُن کو دیا

وہی سب رسولوں کے سردار ہیں
وہ مختار کے گھر کے مختار ہیں

بنا سب سے اول محمد کا نور
خدائی ہی اُس نور کا سب ظہور

نہ ہوگا کوئی بعد اُن کے نبی
خدا نے نبوت ہی ختم اُن پہ کی

نبیوں کے آخر ہیں احمد نبی
جو منکر ہی اس کا ہے کافر غوی

نبی بعد احمد کے ممکن نہیں
جو منکر ہے اس کا وہ مومن نہیں

وہ کافر ہے تو اُس کو پہچان لے
اُسے بھائی شیطان کا جان لے

نبی جو بنے بعد احمد نیا
تو بے شبہ کافر ہے وہ بیحیا

نبوت ہے عام اُن کی مخلوق پر
وہ حیوان ہو یا شجر یا حجر

ازل سے ابد تک جو مخلوق ہے
سب امت ہی اُن کی یہ منطوق ہی

یہاں تک کہ سب انبیا و رسل ‏ — بنے متبّع آپ کے جزو و کل
نہیں انبیا میں کوئی دوسرا ‏ — محمدؐ سے ہو جس کا رتبہ بڑا
برابر بھی اُن میں سے کوئی نہیں ‏ — اسی قول پر ہے وثوق اور یقیں
جو شخصی کمالات ہیں آپ میں ‏ — نہ ممکن کہ وہ دوسرے میں ملیں
جو ممکن کہے دوسرے کے لیے ‏ — وہ گمراہ ہوا اور بھٹکتا پھرے
کسی پر خدا کا نہیں ایسا پیار ‏ — کسی کا نہیں ہے خدا ایسا یار
خدا نے بلایا اُنھیں اپنے پاس ‏ — عطا نعمتیں کیں اُنھیں بے قیاس
دکھایا جمال اپنا اللہ نے ‏ — سُنایا مقال اپنا اللہ نے
کچھ اشعار حضرت نظامی سے لوں ‏ — پھر اس معجزہ کا بیاں یوں کروں
شبی کاسماں مجلس افروز کرد ‏ — شب از روشنی دعوے روز کرد
محمد کہ سلطان ایں مہد بود ‏ — زچندیں خلیفہ ولیعہد بود
سرِ نافہ در بیت اقصا کشاد ‏ — زنافِ زمیں سر باقصا نہاد
براق ستابندہ زیرش چو برق ‏ — ستامش زخورشید در نور غرق
نہ نہ پشتۂ آسماں در گزشت ‏ — زمین و زماں را ورق در نوشت
جہت را ولایت بپایاں رسید ‏ — قطیعت بہ پرکار دوراں رسید
زمیں رفت بے زیر و بالا دلیر ‏ — کہ در دائرہ نیست بالا و زیر
حجابِ سیاست بر انداختند ‏ — زبیگانگاں حجرہ پرداختند

در انجا که اندیشه نادیده جائے — درود از محمدؐ قبول از خدائے
کلامیکه بے آله آمد شنید — لقائے که آں دیدنی بود دید
چناں دید کز حضرتِ ذوالجلال — نه زانسو جهت بد نه زیں سو خیال
همه دیده گشته چو نرگس تنش — نگشته یکے خار پیرامنش
دراں نرگسیں حرف کاں باغ داشت — مگر چشم او کحل مازاغ داشت
گزر بر سرِ خوانِ اخلاص کرد — هم او خورد و هم بخش با خاص کرد
دلش نور فضل الٰہی گرفت — یتیمی نگر تا چه شاہی گرفت
شفاعت کا اُن کو ملا مرتبا — خدا نے دیا اُن کو رتبا بڑا
کسی نے کیا ہو گناہِ عظیم — جزا جس کی ہوے عذابِ الیم
ولی کفر کی حد پہ پہنچا نہو — سر اسلام سے اُس نے کھینچا نہو
شفاعت جو اُس کی کریں مصطفےٰ — تو دل سے یقیں کر کہ بخشے خدا
وہی قبر اور حشر کے ہیں شفیع — تمامی خلایق ہے اُن کی مطیع
جو توہین حضرت کا لائے خیال — خدا کا ہے اُس پر غضب اور وبال
جو توہین و تکذیب اُن کی کرے — وہ کافر ہے زندیق و مردود ہی
شریعت جو لائے تھے اگلے نبی — ہماری شریعت نے منسوخ کی
ہوئے حکم سابق کے اب سب تمام — ہماری شریعت ہے باقی مدام
نہ رکھے جو احمد کو جاں سے عزیز — وہ مومن نہیں ہے یہ کر لے تمیز

فدا اُن پہ کر جان اور مال کو — پدر مادر احباب و اطفال کو

تو اُس وقت مومن کا پائے لقب — جو دل بجا لائے یہ حکم سب

ملک اور جن اور انساں سبھی — ہمارے نبی کے یہ ہیں خدمتی

ہوا حکم سے آپ کے شق قمر — لگے پڑھنے حضرت کا کلمہ حجر

بہت معجزے اس کے ہیں اور سوا — کہ جن کا نہیں حصر اور انتہا

خزانہ کا مالک ہے یکسر خدا — مگر بانٹنے والے ہیں مصطفےٰ

خدا کی رضا چاہتے ہیں سبھی — خدا چاہتا ہے رضائے نبی

جو بھیجیں نبی پر درود اور سلام — پہنچتا ہے وہ پیش خیر انام

سوا اس کے امت کے اعمال پر — ہمیشہ پڑے مصطفےٰ کی نظر

جمعہ اور دوشنبہ کو قدسی تمام — دکھاتے ہیں اعمال امت مدام

اگر نیک امت کے اعمال ہوں — تو حضرت بہت اُن سے خوشحال ہوں

جو سرزد کوئی ہو گئی ہو خطا — تو حضرت کریں عفو کی پھر دعا

جو بیکس مدد کی کرے التجا — تو بر لائیں اُس کا وہیں مدعا

یہ طاقت ہی خالق نے حضرت کو دی — روا کر دیں حاجت بڑی سی بڑی

خدا کے یہ دینے سے ہے اقتدار — نہیں اپنی جانب سے یہ اختیار

کہ بے حکم خالق کے کچھ بھی کریں — کم و بیش بھی کر سکیں ذرّہ میں

رسولِ خدا کی ہے تعظیم فرض — ہے مخلوق پر خاص خالق کا قرض

تو تعظیم کر اُن کی اولاد کی
اقارب کے اصحاب امجاد کی

مدینہ جو ہے خوابگاہِ رسول
نہ تعظیم کو اُس کی تو دل سے بھول

تو سکان کی وان کی توقیر کر
بڑھا شان ایماں کی تو بیخطر

رسولِ خدا کے جو آثار ہوں
پیالہ ہو یا جُبّہ دستار ہوں

نشانِ قدم یا قمیص و ردا
ہوں نعلین یا اور کوئی دوسرا

تو ان سب کی تعظیم لانا بجا
خدا دیگا جنت میں رتبہ بڑا

نبی جسقدر تھے میانِ جہاں
اُنھیں بھیجا خالق نے تھا بیگماں

جو مومن ہیں تعظیم لائیں بجا
رکھیں اُن کی توہین کافر روا

نبی پر جو آتا ہے حق کا پیام
اُسے وحی کہتے ہیں سب خاص وعام

نہ یہ وحی ہو اولیا کی طرف
ہمیشہ ہو یہ انبیا کی طرف

ولیوں پہ جو حق کا پیغام ہو
نہ وہ وحی ہو بلکہ الہام ہو

نہ ممکن ہو یہ اولیا کو کبھو
کہ حق سے کریں گفتگو روبرو

نہ رتبے کو پہنچے نبی کے ولی
جو دعوے کرے اسکا وہ ہی غوی

نبوت کا جھوٹا ہو گر ادعا
نہ ممکن کوئی ہو سکے معجزا

وہ سب انبیا جن پر اُتری کتاب
خدا نے رسول اُن کو بخشا خطاب

ہوئے جسقدر انبیا و رسل
وہ معصوم و محفوظ ہیں جزو کل

گناہ اُن سے سرزد نہ ہوئے کبھی
نہ شیطاں کو طاقت کہ بہکائے بھی

یہ عصمت بشر میں انھیں کو ملی ۔ خدا نے کسی اور کو پھر نہ دی
یہ ہے کام اُن کا میانِ جہاں ۔ پیامِ خدا کے ہوں وہ ترجماں
خدا کا انھیں وصل ہی مان لے ۔ فضیلت ہی سب خلق پر جان لے
ملائک سے ہے اُن کا رتبہ بڑا ۔ نہ اس قول میں کچھ ہے چون و چرا
ائمہ اور اصحاب اور اولیا ۔ نہ ہو ہیں کبھی ہمسر انبیا
نبیوں میں اول ہیں آدم صفی ۔ ہوے اُن کے خاتم محمدؐ نبی
نہ کر حصر تو اُن کی تعداد کا ۔ یہی قول مضبوط ہے اور بجا
نہ جن ہو نبی اور نہ عورت نبی ۔ خدا نے یہ دولت ہی مردوں کو دی
ہمارا اسا مرنا وہ مرتے نہیں ۔ سفر یاں سے ایسا وہ کرتے نہیں
وہ مرتے ہیں اک آن کی آن کو ۔ وہ ہی جسم ملتا ہے پھر جان کو
زمیں پر ہے جسم اُن کا کھانا حرام ۔ نمازیں پڑھیں قبر میں لا کلام
نکل قبر سے سیر عالم کریں ۔ وہ دنیا میں نیکوں سے آ کر ملیں
نبی ہیں وہ بعد اپنے مرنے کے بھی ۔ نبوت ہے اُن کی نہیں چھن گئی
خدا نے جو بھیجے ہیں اُن کو کلام ۔ کتاب اور صحیفہ ہوے اُن کے نام
کتابوں کی تعداد ہے کل چہار ۔ صحیفوں کی گنتی ہوئی بیشمار
خدا نے ہے توریت موسے کو دی ۔ ہوئی جس سے برہان اُن کی قوی
رسالت کی داؤد کو جب عطا ۔ نزولِ زبورِ مبارک ہوا

شرف پایا عیسےٰ نے انجیل سے
جناب محمدؐ کو قرآں ملا
نہیں نسخ و تحریف کی اس میں جا
نہ موقعہ ہے یاں قال اور قیل کا
وہ اگلی کتابیں محرف ہوئیں
مگر ایک محفوظ قرآں رہا
فرشتوں کی خلقت ہوئی نور سے
نہ وہ مرد ہیں اور نہ وہ عورتیں
نہ کھانے سے اُن کو نہ پینے سے کام
خدا کے وہ احکام لائیں بجا
نہ واں ماندگی ہو اُنھیں کام میں
بڑا مرتبہ اُن میں ہے چار کا
ہیں جبریل اُن میں سے ایک خوش کلام
جو ہیں دوسرے کرتے ہیں قبض روح
قیامت کو ہوگا جو یاں نفخ صور
نہیں اُن کی توہین ہرگز روا
ہیں چاروں فرشتے یہ حق کے رسول

خدا خوش ہوا جن کی تبجیل سے
خدا کا وہ منشور فرماں ملا
مصون اور محفوظ ہے برملا
یہ ناسخ ہے توریت و انجیل کا
گھٹائی گئیں اور بڑھائی گئیں
خدا خود ہی اُس کا نگہباں رہا
خدا کی یہ ثابت ہے منشور سے
نہ ہم سے مشابہ نہ یہ صورتیں
غذا اُن کی ہے ذکرِ خالق مدام
نہ چوکیں نہ سرزد ہو اُن سے خطا
تجاوز نہ کچھ حق کے احکام میں
اُنھیں قرب ہے خاص غفار کا
نبیوں پہ لاتے جو حق کا پیام
جو ہیں تیسرے بانٹتے ہیں فتوح
وہ خدمت کا چوتھے کی ہوگا ظہور
دیا اُن کو حق نے بڑا مرتبا
خدا کی ہے رحمت کا ان پر نزول

بشر ہیں جو ہیں انبیا و رسول — وہ سب ان سے افضل ہیں ہرگز نہ بھول
خدا نے یہ بعضوں کو خدمت ہے دی — کہ ڈھونڈیں مجالس وہ اذکار کی
تعلق ہے بعضوں کے اُن ہیں یہ کام — شب و روز اُن کا ہے اس پر قیام
کہ پڑھتے ہیں ہم جو درود و سلام — وہ پہنچاتے ہیں پیش خیر انام
جو اللہ و احمدؐ پہ ایمان لائے — محمدؐ کی صحبت سے ثمرہ اُٹھائے
عقیدت سے جو مومنِ پاک باز — نبی جی کی صحبت سے ہو سرفراز
تو مومن اُسے دیں صحابی خطاب — کُھلے واسطے اُس کے جنت کا باب
بڑا مرتبہ ہے اس القاب کا — بہت ہی بڑا رتبہ اصحاب کا
بڑے سے بڑے مرتبے کا ولی — نہ رتبہ صحابی کا پائے کبھی
جو مومن ہی تعظیم ان کی کرے — منافق ہمیشہ حسد سے مرے
اگر ان میں سے ایک کو بد کہے — گھر اپنا تو دوزخ میں پیدا کرے
ہے اسلام کا ان سے تازہ چمن — انھیں پر یہ صادق ہے قولِ حسن
خدا نے انھیں کو کہا مومنیں — یہ ہیں زینتِ آسمان و زمیں
خدا ان سے راضی رسول ان سے خوش — علی ان سے راضی بتول ان سے خوش
نہ ہیں گرچہ معصوم پر ہیں عدول — نہ مانے عدول ان کو وہ ہے جہول
روافض غلط جو روایت کریں — خوارج بھی جو کچھ شکایت کریں
تو ہی تین باتوں سے ایک جان لے — بتاتا ہوں میں تجھکو پہچان لے

عداوت سے یا تو جہایا ہے جھوٹ
پڑے گا خدا کا غضب ان پہ ٹوٹ

ملے اجتہادی خطا کوئی بس
لگے غل مچانے تبلا پیش و پس

ہوئی یا صحابہ سے لغزش کوئی
کہ توبہ بھی جس پر ہی ثابت ہوئی

تو پاکر اُسے یہ زراہِ عناد
مسلمانوں کے دیں میں ڈالیں فساد

صحابہ میں واقع ہوے جو کہ رنج
وہ سب بہرِ دیں تھے نہ تھے بہرِ گنج

نہ تو طعن کا وار اُن پر چلا
نہ دیں میں تو اپنے یہ دھبا لگا

کہ فرماتے ہیں ہم سے مولا علی
جو بھائی ہمارے ہیں ہم سے بغی

نہ فاسق ہیں وہ اور نہ کافر ہیں وہ
کہیں کیسے یہ ہم کہ فاجر ہیں وہ

تجھے طعن کرنا ہے اُن پر حرام
نہیں ایسی باتوں سے کچھ تجھ سے کام

صحابہ میں تفضیل بھی یاد رکھ
مفصل بتاتا ہوں دلشاد رکھ

کہ نوعِ بشر میں پس از انبیا
ابو بکر کا مرتبہ ہے بڑا

ہیں رتبے میں بعد اُن کے حضرت عمر
ہمیشہ تو رکھ اسکو پیشِ نظر

ہی بعد اُن کے عثمان کا مرتبا
جنھوں نے یہ قرآں مرتب کیا

ہیں رتبے میں بعد اُن کے مولا علی
ولایت کی ہی راہ جن سے چلی

مبشر بہ جنت ہیں یہ چار یار
نبی پر ہیں یہ جان و دل سے نثار

ہیں تفضیل کے معنی کثرت ثواب
اسی معنے سے کرلے دل میں حساب

یہاں جو خلافت کی ترتیب ہے
وہی بس فضیلت کی ترتیب ہے

امامِ حسن تک خلافت رہی — خلافت جو گزری امارت رہی
جو حسنین ہیں یہ ہمارے امام — ہیں سردار اہلِ جناں لاکلام
جو ماں ان کی ہیں حضرت فاطمہ — عبادت کا جن پر ہوا خاتمہ
وہ محبوب و مقبول داور کے ہیں — پیاری وہ بیٹی پیمبر کی ہیں
جنابِ پیمبر کی سب بیٹیاں — وہ ہیں جنّتی سب کی سب بیگماں
رسولِ خدا کی جو ازواج ہیں — وہ ہم سب کی ماں اور سرتاج ہیں
وہ ہیں بے شبہ سب کی سب جنّتی — تو رکھنا اسی پر یقین قوی
جو عباس و حمزہ ہیں عم نبی — خدا نے ہی عزت بڑی اُن کو دی
جو دس[۱] میں سے باقی رہے اور چھ — مبشر بہ جنت تو اُن کو بھی کہہ
یقینی ہوں جنت میں اصحابِ بدر — یہ افسر صحابہ میں ہیں اور صدر
شریکِ احد تھے جو اصحابِ دیں — نبی سے وہ جنت میں ہوئیں قریں
جو مشہور بیعت ہی تحت الشجر — جو تھے اُس میں جنت میں ہی اُن کا گھر
سوا ان کے اور جتنے اصحاب ہیں — عموماً وہ جنت کے ارباب ہیں
وہ ہر قسم کی ہیں برائی سے پاک — یہ ہی کلمہ کہہ ورنہ ہوگا ہلاک
مسلمانوں کو چاہیے ایک امام — کہ ہووے قریشی وہ عالی مقام
کہ احکام دیں کے وہ جاری رکھے — شریعت کو وہ ہم میں ساری رکھے
رسولِ الٰہی کی تصدیق کو — سمجھ عین ایمان اے نیکخو

[۱] یعنی بعد خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم

جو احکام لائے وہ اللہ سے
ضروری جو ٹھہرے امورات دیں
امور ضروری میں تاویل بھی
او امر نماز اور حج و زکات
ہے ان سب کی تصدیق بھی رکن دیں
نہ ایماں گناہِ کبیرہ سے جائے
خدا چاہے بخشے اُسے بے حساب
پر آخر کو جنت ہی اُس کو ملے
خدا بخشے گا ہر طرح کے گناہ
جو چاہے کبیرہ پہ بخشش کرے
نہیں ہے کسی کو یہ اُس سے مجال
جو ہیں اہلسنت وہ کہتے ہیں یہ
کسی کلمہ گو کو تو کافر نہ کہہ
پہ کلمہ کے ساتھ اُس میں یہ بھی تو ہو
جو منکر ہو ان میں سے ایک امر کا
نہ لے اہلسنت کا جو راستہ
تو لعنت کسی پر نہ کر لے کے نام

سمجھ سچ تو ایمان کی راہ سے
ہی انکار کفر اُن کا منکر لعیں
ہے کفرِ جلی یاد رکھ اے ولی
نواہی زنا ظلم و غیبت کی بات
جو ان کو نہ مانے وہ مومن نہیں
نہ کفّار کی مثل دوزخ جلائے
جو چاہے اُسے دے عمل پر عذاب
نہ کفّار کی مثل دائم جلے
نہ کفّار و مشرک کو دے گا پناہ
جو چاہے صغیرہ کی پرسش کرے
کہ اس امر کا کر سکے کچھ سوال
خفیقت میں شی صرف موجود ہی
یہ مضبوط ہے قول ثابت تو رہ
کہ منکر ضروراتِ دیں کا نہو
تو کہہ اُس کو کافر نہ کچھ خوف کھا
ہی بدمذہب اُس سے نہ رکھ واسطہ
کہ ہی خوف و اندیشہ کا یہ مقام

مگر کفر کا جس کی ہووے یقیں — ہے جیسے ابوجہل کافر لعیں
یزیدِ شقی و عنیف و پلید — خبیث اور بیدیں شریر و مرید
ہوا اس کی تکفیر میں اختلاف — فتاووں میں لکھا ہوا ہے یہ صاف
بہت عالموں نے کیا ہی سکوت — نہ پہنچا اُنھیں کفر کا جب ثبوت
بہت ایسا کہتے ہیں ای خوشخصال — کہ عبرت خواتیم کا کر خیال
کہ بس خاتمہ پر سمجھ لے مدار — کہ ہی آخری وقت کا اعتبار
کہ اُس بیحیا پر تو لعنت نہ کر — خدا پر اُسے چھوڑ اور درگزر
وہ لعنت کا تھا مستحق فی الحیات — ہی اخوط نہ کرنا ہے بعد الممات
تو شک اپنے ایماں میں ہرگز نہ کر — مسلماں سمجھ آپ کو بے خطر
ولیکن خدا سے یہ رکھ التجا — کہ ایماں پہ رکھے تجھے وہ سدا
کہ قبضہ میں اللہ کے ہے یہ بات — پھنسائے وہ آفت میں یا دے نجات
جدھر چاہے دلکو ترے پھیر دے — طرف کفر و ایماں کے اے نیک پے
ہی دشمن بھی شیطاں سا تیرے قریب — کہ ہیں مکر جس کے عجیب و غریب
خدا اگر ہے اُس کی بخشے نجات — ہمیشہ بہ پیشِ نظر رکھ یہ بات
تو غیر خدا کو نہ ٹھہرا خدا — یہ ہی شرک ہی اس سے رہ تو جدا
قیامت کے آنے کا ایمان تو لا — کہ فرما گئے ہیں رسولِ خدا
بہت اُس کے ہونگے نشاں اور پتے — کہ خلقِ خدا جس سے پہچان لے

ہو فتنہ کا دجال کی یاں ظہور
وہ لیجائے خلقت سے ایماں کا نور

وہ مہدی کہ ہیں وہ ہمارے امام
جو عیسےٰ نبی ہیں علیہ السّلام

کریں آکے دنیا میں دونوں ظہور
وہ اس فتنہ کو ہم سے کر دینگے دور

نکلنا وہ یاجوج و ماجوج کا
یہ فتنہ بھی ایک ہوگا قہرِ خدا

ہو مغرب سے بس شمس کا پھر طلوع
سمجھ لے کہ ہے اب قیامت شروع

زمیں سے پھر اک نکلے گا جانور
کرے گا نشانی وہ ہر ایک پر

عصا سے جبینِ مسلمان پر
کریگا علامت وہیں بے خطر

سیہ داغ ماتھے پہ کفار کے
کریگا وہ اپنی انگوٹھی کو لے

پھنکیگا پھر اس بعد عالم میں صور
فنا جس سے ہو جائیں گے سب ضرور

یہ سب ٹوٹ جائیں گے ارض و سما
نہ یاں چاند و سورج کا ہوگا پتا

دوبارہ یکایک جو پھونکیں گے صور
تو نکلیں گے قبروں سے مُردے ضرور

جو مُردے تھے سب زندہ ہو جائیں گے
وہ میدانِ محشر میں پھر آئیں گے

پھر اعمال نامہ دیا جائے گا
حسابِ عمل پھر لیا جائے گا

ترازو کھڑی ہوگی میدان میں
کریگی وہ وزن آن کی آن میں

وہاں ہو غضب کا حساب و کتاب
بہت بخشے جائیں گے وا بے حساب

وہ پُل جو کہ دوزخ کی ہے پشت پر
صراط اُس کا ہے نام اے باخبر

وہ باریک ہی بال سے بے گماں
زیادہ ہے تلوار سے تیز ہاں

عبور اُس پہ کرنا ہے سب کو ضرور
مسلمان پائیں گے اُس پر نجات
کریں گے شفاعت ہماری رسول
محمدؐ کو کوثر کا ملنا ضرور
مسلمان پی لیں جو حضرت کا جام
مسلمان جنت میں پھر جائیں گے
رہیں باغِ جنت میں مومن سدا
حقایق ہیں اشیا کی ثابت یہاں
جو شے ہے حقیقت میں موجود ہے
خدا کے سوا عرش سے فرش تک
صفاتِ الٰہی بھی سب ہیں قدیم
نہیں ہے یہ قدرت سے حق کی بعید
نہ پتھر ہو انسان مرنے سے بھی
وہ زائر کو ہیں اپنے پہچانتے
ہیں قبروں میں نیکوں کو نعمت مدام
نکیرین آکر کریں گے سوال
جو دنیا میں اللہ کے ہیں ولی

وہ مومن ہوں یا کافر اے ذی شعور
گریں گے جہنم میں کٹکر عصات
ہے اللہ غفار ہو گی قبول
کہ پاپی ہے جسکا شرابِ طہور
پیاسے نہوئیں گے پھر وہ مدام
جہنم میں کافر سزا پائیں گے
ہمیشہ ہی کافر کی دوزخ میں جا
وہ خارج میں موجود ہیں بے گماں
جو منکر ہے اس کا وہ مردود ہے
جو کچھ ہی وہ حادث ہی کرنا نہ شک
تو رکھنا اسی پر ہے دل مستقیم
کہ پیدا کرے اور عالم جدید
نہ جائے سمجھ بوجھ اُس کی کبھی
سلامی کو ہیں اپنی وہ جانتے
بُروں کو ہی تکلیف و زحمت مدام
وہ پوچھیں گے سب تیرے جینے کا حال
کرامات اُن کو ہے بے حد ملی

خدا کے یہ دینے سے ہے اُن کو زور — کہ بینا کریں اُسکو جو ہووے کور
جِلاتے ہیں مُردے بحکم خدا — خدا نے یہ ہے اُن کو رتبہ دیا
خدا غیب سے دیوے اُن کو خبر — وہ مقبول ہیں اُس کے باور تو کر
شریعت یہ ہوتی ہے مومن کو راہ — جو اس راہ سے بھٹکا وہ ہے تباہ
رہے عقل جبتک کہ تیری بجا — شریعت کے سب حکم لا تو بجا
نہ بندے کو حاصل ہو یہ مرتبا — کہ قیدِ شریعت سے نکلے گلا
خلافِ شریعت جو کوئی چلے — خدا تک رسائی نہ اُس کو ملے
جو ہے جبر اور قدر کا مسئلہ — نہ کر اس کا دنیا میں تو مشغلہ
نہ غیرِ خدا کو ہے سجدہ روا — کہ ہے یہ حرام اور بیجا بڑا
عبادت کی نیت اگر اس میں ہو — تو کافر ہوا اور دیں ترا جائے کھو
تو کعبہ کو ٹھہرا لبس اپنا مطاف — بجز یاں کے ہرگز نہ کرنا طواف
طرف کعبہ کے مُنہ کا کرنا ضرور — نمازوں میں یہ فرض ہے بیقصور
اگر کوئی بیدیں یہ تجھ سے کہے — کہ چاہے جدھر مُنہ تو اپنا کرے
خدا کا ہے مُنہ ہر طرف اسکو جان — نماز اپنی پڑھ ہر طرف یہ تو مان
ہے اس قول کا قائل ایماں سے دور — وہ کافر ہے تو بھاگ اس سے ضرور
یہ قرآں جو اللہ کا ہے پیام — بہت اس میں وارد ہیں ایسے کلام
کہ ہر چند ہم اُن میں غائر رہیں — سمجھنے سے پر اُن کے قاصر رہیں

تو ہم دین کی یوں حفاظت کریں　　کہے پر نبی کی کفایت کریں
کریں اُن کے معنے پہ زائد نہ غور　　سوا ان کے ہیں یاں جو آیات اور
نبی نے ہے لی جن سے ظاہر مراد　　نہ تاویل اُن میں کریں ہم زیاد
ہیں قرآں میں آیات دو قسم کی　　ہیں مشہور یاں پر وہ دو اسم کی
ہیں ام الکتاب اُن میں سے محکمات　　ہوئے دوسرے قسم متشبہات
جو قرآں کی مشہور قرات ہیں سات　　تواتر سے ثابت ہیں ای خوش صفات
جو ثابت ہی ان قراتوں میں خلاف　　خدا کی یہ رحمت ہی بندوں پہ صاف
درود اور قرآں جو کچھ ہم پڑھیں　　جو خیرات و صدقہ مساکیں کو دیں
ثواب اُس کا بخشیں پھر اموات پر　　پہنچتا ہے اُن کو یہ باور تو کر
رسولِ خدا کے جو ہیں والدین　　ہی جنت میں حاصل اُنھیں امن و چین
کوئی ہو مسلماں جو تیرا امام　　نماز اُس کے پیچھے ہو تیری تمام
اگر ہو وہ دیندار اور پارسا　　ہی تیری نماز اُس کے پیچھے بجا
اگر کوئی فاسق ہو یا بدعتی　　کراہت نمازوں میں آئے تری
ہی خفین پر مسح بیشک درست　　نہ کر وسوسہ سے تو دل اپنا سست
شریعت کی تعظیم لا تو بجا　　نہ توہین کا خطرہ کچھ دلمیں لا
شریعت پہ ہرگز تو ٹھٹّا نہ کر　　غضب سے خدا کے بہت دلمیں ڈر
اہانت شریعت کی گر تو کرے　　تو کافر ہو تو اور خدا سے پھرے

معاصی کی تحلیل و تخفیف بھی ہے کفرِ جلی یاد رکھ اسکو بھی
مگر قیدِ قطعی کی بھی یاد رکھ بتاتا ہوں میں اسکو پہچان رکھ
نجومی کے قولوں کو مت جان سچ نہ کاہن کی باتوں کو مان اس سے بچ
کرم سے خدا کے نہ امید توڑ نہ تو نا امیدی سے سر اپنا پھوڑ
ولیکن نڈر بھی نہ ہونا کبھی کہ یہ بھی نشانی ہی ایک کفر کی
ہے ایمان مابین خوف و رجا خدا ہی کا ہمکو تو ہے آسرا
عذابِ الٰہی ہے گرچہ الیم مگر اُس کی رحمت بھی ہی بس عظیم
عقائد ہیں یہ اہلِ تحقیق کے جو تھے پیشوا اہلِ تدقیق کے
کیے نظم میں نے برائے انام کہ ہوں مستفید اس سے سب خاص و عام
بچیں مکر شیطان بدخواہ سے رہیں سرخرو اپنے اللہ سے
بہت زور پکڑا ہی شیطاں نے اب ہی شیطاں کے بندوں کا شور و شغب
وجودِ خدا کا ہے منکر کوئی قدامت کا عالم کی مظہر کوئی
خدا کو ہے کاذب کوئی جانتا ہی عیبوں کو اُس ذات میں مانتا
رسولوں کی کرتا ہے توہین ایک ولیوں کی کرتا ہے تہجین ایک
ملا انبیا کو جو ہے علم غیب حمق سے سمجھتے ہیں یہ اُس کو عیب
خدا نے دیے انبیا کو علوم مرے جاتے ہیں یہ ظلوم و ملوم
خدا پر تو چلتا نہیں ان کا زور بُرا انبیا کو یہ کہتے ہیں کور

بہایم کے دین انبیا سے مثال
خدا ان کو سمجھے یہ ہیں بدخصال

یہ کافر ہیں ہرگز مسلماں نہیں
جو کافر نہ جانے وہ خود ہی لعیں

یہ ظاہر میں ہیں طرز اسلام پر
بطون ان کے کفار سے بھی بتر

مسلمان ان سے کریں اجتناب
نہیں مکر کا ان کی کوئی حساب

وہابی ہے ان میں کوئی نیچری
کوئی رافضی اور ندوی کوئی

کوئی قادیانی کوئی فلسفی
کوئی آریہ ہے کوئی مفتری

مسلمان ان سے رہیں سب جُدا
نہ ان سے محبت کا ہو سلسلہ

عدو ان کو سمجھیں مسلمان سب
انھیں آتے ہیں سلب ایماں کے ڈھب

سبھی ہیں خلیفہ یہ شیطان کے
ہیں دشمن نبی اور رحمان کے

خدایا ترے در کا ہوں میں فقیر
بچانا مجھے ان سے میرے نصیر

تو قادر ہے مالک ہی مختار ہے
گنہگار میں ہوں تو غفار ہے

گنہ بخشدے میرے سب اے غفور
ہوئے مجھ سے سرزد ہیں لاکھوں قصور

مگر تیری رحمت کا ہے آسرا
خطِ عفو دے کھینچ اب برملا

جنابِ محمدؐ رسولِ خدا
وہ ہیں میرے سردار اور رہنما

علی و ابوبکر و عثماں عمر
یہ سب ہیں مرے دین کے راہبر

علی میری مشکل کے مشکلکشا
ہیں جدہ مری فاطمہ پارسا

حسین اور حسن کا ہوں ادنیٰ غلام
سمجھتا ہوں میں اُن کو اپنا امام

ائمہ جو ہیں اُن کی اولاد میں
یہ ہے قول میرا دلِ صاف سے

مرے باپ دادا بھی تھے قادری
میں ان سب کا دیتا ہوں اب واسطہ

رسالہ عقائد کا کرتا ہوں ختم
غنی تو ہے اور ہے کریم و قدیر

کرم اور رحمت سے اُس کو نواز
وہ مصروف ہیں میری امداد میں

ہیں ہوں قادری اور اصناف سے
مجھے مل گئی ایسی نسبت بڑی

خدایا مرا اچھا ہو خاتمہ
ترے ہاتھ ہے میری عقبےٰ ہیں شرم

ترے در پہ بیٹھا ہوا ہے فقیر
تو منعم ہے قادر ہے اور بے نیاز

مسلمان پائیں جو اس سے مفاد
دعاؤں میں رکھیں مؤلف کو یاد

بالخیر

بقلم اولاد رسول محمد میاں عفی عنہ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۳۰ھ
مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء سہ شنبہ بمارہرہ
باختتام رسید الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً
و باطناً

تاریخ وصال حضرت مصنف چکیدہ کلک گوہر سلک علامۂ دوراں فہامۂ زماں افصح الفصحا سید العلما شاہ حاجی مولوی احمد رضا خاں صاحب یکے از اجلۂ خلفا حضرت فرجد مصنف رسالہ مدظلہم العالی

لفقیں عالم رحمۃ	من امیر عالم من یدل
واہا لامر لم یتم	آہا لعمر لم یطل
الصبر یا ابا القاسم	الصبر مفتاح القفل
الصبر یا ابن الصادق	الصبر سہل بل یعل
الصبر شیمۃ جدکم	ذا المصطفیٰ ہادی السبل
اللہ ارحم منک بہ	وجدہ ختم الرسل
فجوارہ خیر الجوار	نزلہ خیر النزل
ما کنت الا حاضنا	مضت الحضانۃ طب وقل
حمداً علی ما قد مضی	حمداً علی ما لم یزل

سئل الرضا فی کم مضی
فتلوت آیۃ فی شغل

۱۳۳۰ھ

ادب شرعی

واجب علی کل مومن متی ذکرہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم او ذکر عندہ
ان یخضع ویخشع ویتوقر ولیسکن من حرکتہ ویاخذ من ہیبتہ واجلالہ
بما کان یاخذ نفسہ لو کان بین یدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویتادب
بما ادبنا اللہ تعالی۔ کانہ قائم فی محضرہ عالم بہ یسمع کلامہ۔ کانہ حاضر
جالس بازائہ مستحضر لعظمتہ وجلالہ صلی اللہ۔

امام محمد بن الحاج مکی ؟؟ ۔ من لم یقدر لہ زیارتہ صلی اللہ بجسمہ فلینوھا کل وقت
بقلبہ ولیحضر قلبہ انہ حاضر بین یدیہ متشفعا بہ الی من من بہ علیہ ۔

شیرینی و تبرک تقسیم کرنے کا ثبوت ۔

(۱) حضرت طلق بن علی نے حضور سے بقیہ وضو مانگا ۔ وضو فرما کر کلی ڈالی۔ فرمایا لیجاؤ۔ گھروں اور مسجدوں میں چھڑکو
بو جاتی رہے گی۔ خشک ہو جاوے گا۔ فرمایا مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبا۔
(۲) مدینہ طیبہ کے گرد سنگستان میں کنواں تھا۔ کلی فرمائی۔ آج تک اہل مدینہ اوس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ مثل زمزم
دور دور جاتا ہے۔ بلکہ اوس کا نام ہی زمزم ہو گیا ہے۔
(۳) امام سید نور الدین سمہودی مدنی نے خلاصۃ الوفا میں فرمایا۔ جنگل عرب میں جرانہ کا ایک کنواں تھا
اوس میں کلی فرمائی اپنا لعاب دہن ڈالا۔ اہل مکہ و مدینہ دور دور تک اوس کو تبرکا لیجاتے ہیں۔ ؟؟

لعاب مبارک ایسا شیریں تھا کہ کھارے اور کڑوے پانی میٹھے ہو جاتے تھے جسم مبارک کا پسینہ
ایسا خوشبو دار تھا کہ مخلوق کے محلے مہک جاتے تھے ۔ اور آپ کبھی محتلم نہ ہوئے ۔ مولد النبی ؟؟

بخاری کے عالی شرم کریں ۔ (زبور) (۱) اعلموا ان الارض للہ ورسولہ ۔ (۲) الاحمد مالک الارض واعناق الامم ۔
(۳) یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فھداکم اللہ بی وکنتم متفرقین فالفکم اللہ بی وکنتم عالۃ فاغناکم اللہ بی
(۴) ابوسعید راوی ۔ اللہ ورسولہ امن وافضل ۔ (ایضا بخاری مسلم مسند امام احمد)
(۵) قرآن کریم ولو انھم رضوا ما اتاھم اللہ ورسولہ (۶) وقالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ
(۷) الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی فی واحد منھما قذفتہ فی النار (احمد ابوداود ابن ماجہ)
(۸) ان اللہ تعالی مکنہ من العطاء کل ما اراد من خزائن الحق ۔

للدین حنیفا پ ۲۱ روم
فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا پ ۲۱ ع ۴
امری صفت منیبین الیہ پ ۲۱ ع ۴
فاقم وجھک للدین القیم پ ۲۱ ع ۲
واتبع سبیل من اناب الی پ ۲۱
الا للہ الدین الخالص پ ۲۳ ع

سماع کے جواز میں

ومن الناس من یشتری
لھو الحدیث لیضل
عن سبیل اللہ پ ۲۱ روم

وہ کام جو اللہ نے اپنے شکر کا حکم دیا
ان اشکر لی ولوالدیک پ ۲۱ ع
انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ

قرآن کریم کی تعریف میں -
ھدی ورحمۃ للمحسنین پ ۲۱ لقمٰن

علوم خمسہ
ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث
ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس
ماذا تکسب غدا وما تدری نفس
بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر پ ۲۱

للہ الحمد والمنۃ کہ درین ایام میمنت فرجام بجہت تردید تقویۃ الایمان مؤلفہ اسمعیل وہابی دہلوی
این رسالہ ہدایت مقالہ حقیقت نماء از انظار اہل صفا وشیفتگان مدح خیر الوری غائب بود
مجلس اتفاق از کتبخانہ حضرت مولانا مولوی غلام قادر صاحب قدس سرہ العزیز بدست فقیر حقیر اصادت
~~از طبع~~ بار دیگر تشنہ لبان را سیراب کردہ -
حلیہ انطباع دہ نیہ

واضح ہو کہ فرقہ وہابیہ کے امام اعظم انکے کلمات کفریہ وعقائد ملعون کا پورا خلاصہ ہے - اور انکی
کتاب تقویۃ الایمان پر کفر کا فتویٰ - یہ فیصلہ حجت تامہ ہے - ہر اہل اسلام
خالص الاعتقاد سنی کو اپنے ایمان وعقائد سے آگاہ ہونا ضروری ہے - پس اس رسالہ کا دیکھنا

صحت نامہ رسالہ عقاید نامہ منظومہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ٹائیٹل	ا	ومن یتبع	ومن یتبغ
۳	۱۶	بے شبہۃ	بے شبہہ
۸	۳	جو دل بجا	جو نہ دل سے بجا
۹	۱۶	وہ معزوم	وہ معصوم
۱۱	۱۱	نہ زوال ماندگی	نہ وا ماندگی
۱۲	۱	بشر ہیں	شبہ نہیں
۱۵	۱۲	جو ہیں اہلسنت وہ کہتے ہیں یہ	نہیں شے جو معدوم و مفقود ہے
۱۶	۸	ہی اخوط	ہی احوط
//	۱۶	قیامت	قیامت
۱۹	۸	تو مشعلہ	تو مشغلہ
۲۱	۱	معاصی کی تحلیل اور النخ	معاصی کی تحلیل اور النع
///	///	یاد رکھہ اسکو بہی	یاد رکھہ اسے اخی
///	۲	مگر قید قطعی کی بہی یاد رکھہ	مگر قید قطعی کا بہی وہیان رکھہ
۲۳	۲	اور اصناف سے	اور اخناف سے
۲۴		الصیب شبتہ	الصیب شیتہ
///		وجدہ ختم الرسل	وجدہ ختم الرسل
۲۴		فجوارہ خیر الجوار د	فجوارہ خیر الجوار و نزلہ

صفحہ ۲۳ پر عبارت تقلم اولاد رسول محمد میاں کاتب مسودہ کی عبارت ہی غلطی سے طبع بہی ہوگئی اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ رسالہ مطبوعہ بہی تقلم اولاد رسول محمد میاں ہے